50330 ـ حائضہ عورت کےلیے روزے کی حرمت میں کیا حکمت ہے ؟

سوال

ہم عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی حکمت معلوم کرنا چاہتے ہیں ، حالانکہ روزے کا نجاست میں کوئي دخل نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

مومن پرواجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کے احکام کومانتے ہوئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے اگرچہ اسے ان کی حکمت نہ بھی معلوم ہوبلکہ اسے توصرف یہی کافی ہے کہ یہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کاحکم ہے ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور(دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئي اختیارباقی نہیں رہتا ، (یاد رکھو) اللہ تعالی اوراس کے رسول کی جوبھی نافرمانی کرےگا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا الاحزاب (51) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

ایمان والوں کا قول تویہ ہوتا ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان میں فیصلہ کردے تووہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اورمان لیا ، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں النور (51) ۔

دوم :

مومن کاپختہ ایمان اوریقین ہے کہ اللہ تعالی حکیم اوراس کا کوئي کام بھی حکمت سے خالی نہیں ، اس نے جو بھی کام مشروع کیا ہے اس میں کوئي نہ کوئي حکمت بالغہ ہے ، اللہ تعالی اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جس میں کوئي نہ کوئي مصلحت اورحکمت ہوتی ہے ۔

اورجس چیزسے بھی منع کرتا ہے اس میں کوئي نہ کوئی فساد ہوتا ہے یا پھر اس میں فساد غالب ہوتا ہے ، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنہایۃ میں کیا ہی خوب کہا ہے :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کامل اوراکمل شریعت ہے ، عقلیں جس چیز کو بھی معروف اوراچھا سمجھتی ہیں شریعت اسلامیہ نے اس کا حکم دیا ہے ، اورجس چیز کوبھی عقل منکر اوربرائي سمجھتی ہے اس سے شریعت اسلامیہ نے روکا اور منع کردیا ، کوئي بھی ایسا حکم نہیں دیا جس کے بارہ میں یہ کہاجائے اس کا حکم کیوں دیا گیا ہے ، اوراورکسی بھی ایسی چیز سے منع نہیں کیا گیا کہ اس کے بارہ میں کہا جائے کہ اس سے منع کیوں نہیں کیا گیا ۔ ا ھـ

دیکھیں البدایۃ والنہایۃ (6 / 79) ۔

لیکن بعض اوقات توہمیں اس کی حکمت کا علم ہوجاتا ہے اوربعض اوقات اس کی حکمت ہم پرمخفی ہی رہتی ہے ، اوربعض اوقات تواکثر یا غالبا حکمتیں تو مخفی ہی رہتی ہیں ۔

سوم :

علماء کرام کا اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر روزے رکھنے حرام ہیں ، اور اگر اس پر روزے واجب ہوں مثلا رمضان کے روزوں کی طرح تووہ حالت میں حیض میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء لازما کرے گی ۔

علماء کرام کا اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ حالت حیض میں روزے رکھ بھی لے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، آپ اس کی تفصیل کےلیے سوال نمبر (50282) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

حائضہ عورت کا روزہ صحیح نہ ہونے کی حکمت میں علماء کرام کا اختلاف ہے ۔

بعض علماء کا کہنا ہے : ہمیں اس کی حکمت معلوم نہیں ۔

امام الحرمین کا کہنا ہے : اس کا روزہ صحیح نہ ہونے کے معنی کا ادراک نہیں کیا جاسکتا ، اس لیے کہ روزے کے لیے طہارت وپاکیزگي شرط نہیں ۔ اھـ دیکھیں : المجموع (2 / 386) ۔

اورکچھ دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے : بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے حائضہ عورت پر رحم کرتے ہوئے اسے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ، اس لیے کہ خون کے اخراج سے کمزوری ہوجاتی ہے ، اوراگر وہ روزہ بھی رکھے تواس میں اورزیادہ کمزوری ہوگی کیونکہ حیض اورروزہ دونوں کی کمزوری جمع ہوجائے گی جس کی بنا پر روزہ اسے اعتدال پرقائم نہیں رہنے دے گا ، اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسے اس سے نقصان پہنچے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں :

ہم حیض کی حکمت اوراس کا قیاس کے مطابق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یقینا شریعت اسلامیہ ہر چیز میں عدل وانصاف لائي ہے اورعبادات میں اسراف ظلم وزیادتی ہے جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے اورعبادات میں میانہ روی کا حکم دیا ہے ، اسی لیے شارع نے افطاری میں جلدی اورسحری میں تاخیر کا حکم دیا اوروصال (یعنی بغیر افطاری کیے دوسرا روزہ رکھنا) منع کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(افضل اورعادلانہ روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے اورایک دن نہیں رکھتے تھے) ۔

لھذا عبادات میں عدل مقاصد شریعت کا سب سےبڑا مقصدہے ، اوراسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

اے ایمان والو ! اللہ تعالی نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں ان کوحرام مت کرو ، اورحد سے تجاوز نہ کرو ، بے شک اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا المائدۃ (87) ۔

تو اللہ تعالی نے اس آیت میں حلال اشیاء حرام کرنے زیادتی قرار دیا ہے جوعدل کے بھی مخالف ہے ۔

اورایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

یھودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پرحلال کردہ پاکیزہ اشیاء کوحرام کردیا اوران کے اللہ تعالی کے راستے سے بہت زیادہ روکنے کے سبب ، اوران کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ کہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا ۔

جب وہ لوگ ظالم تھے تواس وجہ سے ان پر بطور سزا پاکیزہ اشیاء بھی حرام کردی گئیں ، لیکن اسے برعکس امت وسط اورامت عدل کے لیے پاکیزہ اشیاء کوحلال کیا گیا اوران پر گندی اورخبیث اشیاء حرام قرار دی گئیں ۔

اورجب معاملہ یہی ہے توروزہ دار کوبھی مقوی اشیاء یعنی کھانے پینے سے منع کردیا گیا ، اوراسے ان اشیاء کے اخراج سے بھی منع کردیا گیا جس کے خارج ہونے سے کمزوری لاحق ہوجاتی ہے ۔۔۔۔

اورخارج ہونے والی اشیاء کی دوقسمیں ہیں :

ایک قسم توایسی ہے جس کے خروج سے بچنے کی قدرت ہی نہیں اوریا پھروہ نقصان نہیں دیتی تواس سے منع نہیں کیاگیا ، مثلادوگندی چیزیعنی بول وبراز ، کیونکہ اس کے خروج سے اسےکوئي ضرر اورنقصان نہیں ، اورنہ ہی اس سے بچا جاسکتا ہے ، اگراس کے خروج کی ضرورت ہو تواس میں کوئي نقصان نہیں بلکہ اس کے خروج میں ہی فائدہ ہے ۔

اوراسی طرح اگر کسی کوخودبخود قیيء آجائے تواس سے بچنا مشکل ہے ، اوراسی طرح نیند کی حالت میں احتلام سے بھی بچنا ممکن نہیں ہے ، لیکن اگر قیيء عمدا اورجان بوجھ کرکرے کیونکہ قیيء ایسا مادے کو خارج کرتی ہے جس سے غذا حاصل ہوتی ہے جوکھانا پینا ہے ۔۔۔

اوراسی طرح مشت زنی جس میں شھوت شامل ہوتی ہے ۔۔۔ اورحیض میں آنے والے خون میں خون کا اخراج ہے ، اور پھر حائضہ عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ حیض کے علاوہ کسی اوروقت جب اسے خون نہ آتا ہو توروزہ رکھ لے کیونکہ ایسی حالت میں اس کے لیے روزہ رکھنا اعتدال پسندی ہوگي کیونکہ اس حالت میں خون نہیں نکلتا جوبدن کوقوت دینے والا مادہ ہے ۔

اورحالت حیض میں روزہ رکھنے میں کہ اس کا خون خارج ہوتا ہے جوبدن کوتقویت دینے کا باعث ہے ، جس کے اخراج سے بدن کو نقصان اورکمزوری ہوتی ہے جس کی وجہ سے روزہ اعتدال کی حالت سے نکل ہوجائے گا لھذا عورت کویہ حکم دیا گيا کہ وہ حالت حیض کےعلاوہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھے ۔ اھ مختصر

دیکھیں : مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (25 / 234) ۔

واللہ اعلم .